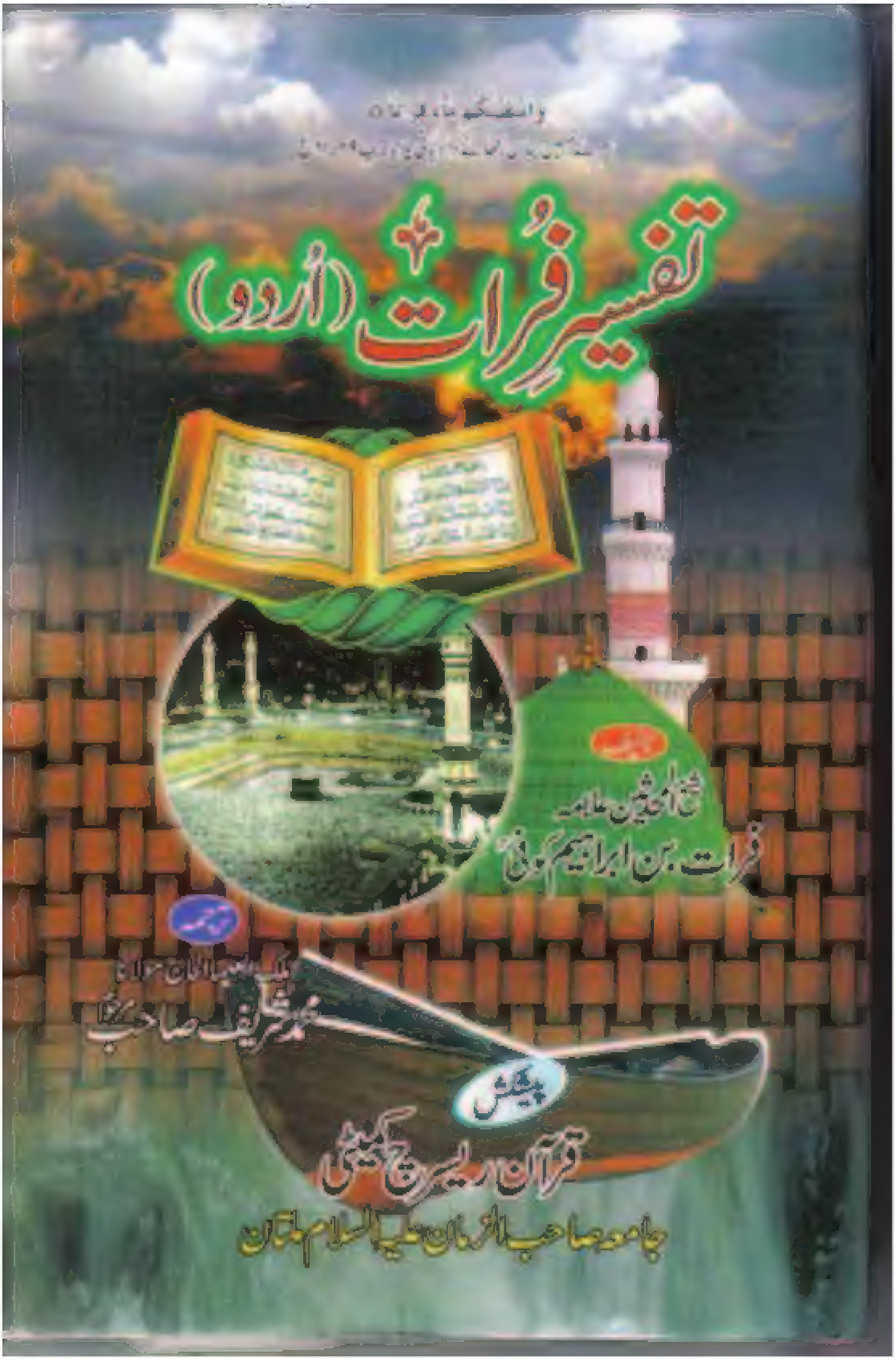
تفسیر فرات (اردو)
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفیؒ
محمد شریف صاحب
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ———— تفسیر فرات

مولف ———— شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراھیم کوفی

مترجم ———— ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ رسولوی ملتان

پیشکش ———— تنظیم محب علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ———— قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ———— -/175 روپے

اگست سنہ 2003ء

تنظیمِ انتظارِ مھدیؑ ملتان

خداوند عالم نے کہا ــــــــ

فاولئک ما علیھم من سبیل

وہی تو ایسے ہیں جن پر ستانے کی کوئی راہ نہیں

قائم جب کھڑے ہوں گے تو بنوامیہ، جھٹلانے والوں اور ناصبیوں سے بدلہ لیں گے۔

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس بغیر علم۔

ایسی راہ تو ان پر کھلی ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں بغیر کسی علم کے

سورہ زخرف

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا۔ ــــــــ

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ

اگر ہم تمہیں لے جائیں گے تو ہم ان سے بھی ضرور بدلہ لینے والے ہیں

قال بعلی (ع)، علیؑ کے ذریعہ بدلہ لینے والے ہیں۔

ربیعہ ابن ناجد نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ذیل کی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون

"جس وقت فرزند مریم کی مثل بیان کی گئی تو یکایک تمہاری قوم اس پہ غل مچانے لگی"۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے پاس قریش کا ایک گروہ بیٹھا تھا، رسول خدا نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ ــــــــ

"اے علیؑ! تیری مثال اس آیت میں عیسیٰؑ بن مریم کی طرح ہے، ایک قوم نے اس کو دوست رکھا، مگر حد سے زیادہ، اور ایک قوم نے اس سے بغض رکھا مگر حد سے زیادہ، یہ سنکر پاس بیٹھے ہوئے لوگ ہنس پڑے، کہ دیکھو اپنے

ابن عم کو عیسیٰ ابن مریم سے کیسے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس آیت کی وحی ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا ———

"اے علیؑ! تم عیسیٰ ابن مریم کی مانند ہو۔ یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا، آپ پر اور آپ کی والدہ پر بہتان کی نسبت دی۔ نصاریٰ نے محبت میں زیادتی کی اور آپ کو خدا کہنے لگے۔ تمہارے بارے میں دو آدمی ہلاک ہو جائیں گے ایک حد سے زیادہ محبت کرنے والا، دوسرا دشمنی رکھنے والا۔ مجھ سے تمہارے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو تم میں موجود نہیں ہوں گی" ——— قریش کے کچھ لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، علیؑ کو عیسیٰ کی مانند بنا دیا ہے یہ آیت نازل ہوئی۔

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه یصدون

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ علیؑ کے دوست کہاں ہیں؟ جہاں کہیں بھی گہری کھائی میں ہوں گے، اٹھ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم خلوص دل سے علیؑ کو دوست رکھتے ہیں۔ پوچھا جائے گا کہ علیؑ کے ساتھ دوستی میں کسی اور کو شریک کرتے ہو؟ کہیں گے ہرگز نہیں۔ کہا جائے گا، جنت میں تم خود اور تمہاری عورتیں داخل ہو جائیں تمہاری عزت کی جائے گی۔

ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا ———

"وہ شخص جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ اس نے مجھے دوست رکھا اور تم سے بغض

کہ آپ کو بوسہ دیا آنحضرتؐ حضرت علیؑ کے چہرے سے پسینہ پونچھتے اور فرماتے تھے ——

" مجھے آپ کے کارنامے کا علم ہو چکا ہے، میں آپ سے راضی ہوں "

یہ سن کر علی علیہ السلام رونے لگے، رسول اللہ نے فرمایا علیؑ روتے کیوں ہو، خوشی سے یا غم کی وجہ سے، عرض کیا میں خوشی سے کیوں کر نہ روؤں، آپ نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہیں۔ فرمایا ——

" خدا فرشتے اور جبرائیلؑ آپ سے راضی ہیں، خدا کی قسم اگر میری امت کا ایک گروہ تمہارے بارے میں ایسی بات نہ کہتا، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں بات کی تھی، تو آج میں آپ کے بارے میں ایک ایسا اعلان کرتا آپ جہاں کہیں بھی ٹھہرتے یا بہت سے آدمیوں کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کے قدموں کے نیچے کی مٹی اٹھا لیتے اور اس سے برکت طلب کرتے "

قریش نے کہا نے کہا آنحضرتؐ نے علیؑ کو ابن مریم کی مثل بنا دیا ہے، تو یہ آیت نازل ہوئی —— ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه يصدون (ترجمہ گزر چکا ہے)

یصدون کی بجائے یصخون ہے جس کے معنی چیخنے کے ہیں۔

ان هو عبد انعمنا عليه وجعلناه مثلا لبني اسرائيل

" عیسیٰؑ تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ ہم نے انعام کیا، ہم نے اس کو اولادِ بنی اسرائیل کے لئے ایک مثل بنایا "

ربیعہ بن ناجد علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا ——

" یا علیؑ! تمہاری مثل عیسیٰ بن مریم جیسی ہے، ایک قوم نے آپ کو دوست رکھا اور آپ کو خدا بنا دیا، یہودیوں نے آپ سے بغض رکھا حتیٰ کہ آپ پر اور آپ کی ماں پر بہتان باندھا، اسی طرح آپ کے بارے میں دو آدمی ہلاک

ہو جائیں گے، وہ سب سے زیادہ محبت کرنے والا، آپ کے متعلق ایسی باتیں کرے گا جو
آپ میں موجود نہیں ہوں گی، آپ سے بغض رکھنے والا جھوٹا آپ پر ایسے بہتان
باندھے گا جو آپ میں موجود نہیں ہوں گے۔"

یہ بات قریش کے آدمیوں کو معلوم ہو گئی کہنے لگے آپ کو عیسیٰ کی شکل بنا دیا، یہ بات
کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ کہکر چیخنے لگے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولما ضرب......
یصدون یہ اصل میں یضجون تھا —— حارث بن سغیرہ نے کہا کہ ابی ابن کعب
کی قرأت میں یہ آیت اس طرح تھی۔

(ایک اور سلسلۂ روایات میں) ابو حمزہ ثمالی علی ابن حسین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ ——

"جب قیامت کا روز ہو گا ایک منادی ندا دے گا کہ اے میرے بندو تم
پر آج کوئی خوف نہیں ہے اور رنج، جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب حضرات
کے سر جھک گئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے، الذین امنوا
بایاتنا وکانوا مسلمین جو ایمان لائے ہماری آیات پر اور مسلمان
تھے مسلمین کے معنی مخلصین کے ہیں۔ منادی ندا دے گا، یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ
ہیں، یہ تمہارے پاس سے گزریں گی، ان لوگوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ
ہیں جنت کی طرف، خدا آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جو عرض کرے
گا۔ اپنی حاجت بیان فرمایئے۔ فرمائیں گی میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور
میرے فرزند (حسینؑ) کی مدد کرنے والوں کو بخش دے۔"

احمد بن سلیمان فرقانی نے کہا کہ ہمیں ابن مبارک مروزی نے کہا کہ نبی کریمؐ نے کیوں
فرمایا کہ —— زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔ کیا
نبی کریمؐ سب سے زیادہ سچے نہیں تھے!

کہا۔ ہاں نبی پہ بیٹے تھے۔ پوچھا اے ابو عبداللہ! پھر کیا قصہ ہے؟ کہا نبی کریم قریش کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، فرمایا ——— جو شخص اس درہ سے نمودار ہوگا وہ عیسیٰ ابن مریم کی مانند ہے۔ قریش اس بات کے منتظر تھے مگر کوئی شخص نہ آیا۔ رسول اللہ کسی ضرورت کے تحت چلے گئے۔ اسی راستہ سے علیؑ نمودار ہوئے۔ آپ کو دیکھکر کہنے لگے مرتد ہونا اور بتوں کی پرستش بہتر ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ابن عم کو نبی کیساتھ تشبیہ دی ہے، ——— جب رسول اللہ تشریف لائے تو ابوذرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! ان لوگوں نے فلاں فلاں باتیں کی ہیں۔ سب نے یک زبان ہو کر قسم کھائی کہ ابوذرؓ جھوٹ بولتے ہیں۔ رسول اللہ ابوذرؓ پر ناراض ہوئے۔ اسی وقت رسول کریمؐ پر یہ وحی نازل ہوئی۔

(ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون)
قال یضجون وقالوا ءالھتنا خیر ام ھو ما ضربوہ لك الا
جدلا بل ھم قوم خصمون ان ھو الا عبد انعمنا علیه و
جعلناہ مثلا لبنی اسرائیل۔

کہنے لگے کہ آیا ہمارے معبود اچھے ہیں کہ وہ؟ انہوں نے یہ مثال تمہارے سامنے صرف جھگڑنے کے لیے بیان کی، بلکہ وہ لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔ وہ (مسیح) نہیں ہیں، مگر ایک بندہ ہیں، جس کو ہم نے نعمت دی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لیے نمونۂ قدرت قرار دیا تھا۔

رسول اللہ نے فرمایا ———

"زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی آدمی نہیں ہے۔"

سلیمان دیلمی نے کہا میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، ہم نے لبیک کی آواز سنی، علیؑ نمودار ہوئے، رسول اللہ نے اٹھکر آپ کو گلے لگایا، فرمایا۔